بھنڈی کے بیج کی فصل

پیداواری ٹیکنالوجی

ڈاکٹر خرم ضیاف، ڈاکٹر محمد امجد، انعم نور
انسٹیٹیوٹ آف ہارٹیکلچرل سائنسز، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

دفتر جامعہ کتب، رسائل وجرائد،
جامعہ زرعیہ فیصل آباد

Publisher: **Prof. Dr. Shahzad Maqsood Ahmed Basra**
Editorial Assistance: **Khalid Saleem Khan, Azmat Ali**
Designed by: **Muhammad Asif** (University Artist)
Composed by: **Muhammad Ismail**

Price Rs. 20/-

بھنڈی کے بیج کی فصل

پیداواری ٹیکنالوجی

تعارف اور غذائی اہمیت

بھنڈی کا تعلق مالویسی (Malvaceae) خاندان سے ہے۔اسکا نباتاتی نام ابل موسکس ایسکولینٹس (Abelmoscus esculentus) ہے۔عام طور پر اسے انگریزی میں لیڈی فنگر (Lady finger) اور اوکرا (Okra) بھی کہتے ہیں۔غذائی اعتبار سے بھنڈی کو موسم گرما کی سبزیوں میں اہم مقام حاصل ہے۔اس میں کاربوہائیڈریٹ، پروٹین، وٹامن سی اور فلیونائڈ جیسا کہ بیٹا کیروٹین اور لیوٹن وغیرہ کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں جو جلد اور پھیپھڑوں کے کینسر سے بچنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔بھنڈی میں دیگر اہم اجزاء مثلاً پوٹاشیم، میگنیشیم، سوڈیم، کیلشیم اور تانبا بھی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں جو آنکھوں کی بینائی، ہڈیوں کی نشوونما اور دل کی دھڑکن کو باربط رکھنے کے لیے بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔آیوڈین کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے اسے گلہڑ پر قابو پانے کے لیے مفید سمجھا جاتا ہے۔بھنڈی کو بطور سبزی کے علاوہ سوپ بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔اسکے بیج کو بھون کر کافی (Coffee)

کے متبادل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

زمین کا انتخاب اور تیاری

بھنڈی کو تقریباً ہر قسم کی زمین جس میں پانی کے نکاس کا اچھا انتظام ہو کاشت کیا جا سکتا ہے۔لیکن زرخیز میرا زمین جس کا کیمیائی تعامل (pH) 6 سے 7 تک ہو اسکی نشوونما کے لیے بہتر ہے۔بھنڈی کی فصل کم زمینی تعامل کو بھی برداشت کر لیتی ہے۔کھاری زمینوں میں حل پزیر نمکیات کی زیادتی ہوتی ہے۔ان میں زیادہ تر نمکیات میگنیشیم، سوڈیم اور کیلشیم کے کلورائیڈ اور سلفیٹ ہوتے ہیں اور بعض اوقات ایسی زمینوں کی سطح پر نمکیات کی تہہ جم جاتی ہے۔نمکیات کی زیادتی پودے کی بناوٹ، ساخت، میٹابولزم اور پیداوار پر بہت بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔نمکیات کی زیادتی سے پودے کے لیے پانی کا حصول کم ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں آسموٹک دباؤ پیدا ہو جاتا ہے اور فضائی تالیف کا عمل سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔بھنڈی کی فصل ابتدائی مراحل میں نمکیات کے اضافہ سے متاثر ہوتی ہے کیونکہ پودے کو پانی اور دیگر اجزاء صحیح طریقے سے نہیں ملتے۔زمین کو ہل چلانے کے بعد سہاگہ دیکر اچھی طرح تیار کرنا چاہیے۔اگر زمین صحیح تیار نہ ہو اور تیاری کے وقت بھربھری نہ ہو تو پیداوار متاثر ہو سکتی ہے۔

بوائی کا طریقہ اور شرح بیج

ہموار کھیت میں اڑھائی فٹ کے فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں۔بھنڈی کی بوائی چوکہ کے طریقہ سے بھی ہوتی ہے۔ایک سوراخ میں 2 سے 3 بیج لگائے جائیں۔اس طریقے سے لگائی گئی فصل کی چھدرائی ضروری ہے۔پودے کا پودے سے 10 سے 12 انچ کا فاصلہ رکھیں۔بیج کو پٹڑیوں (Ridges) کے دونوں جانب ایک انچ کی گہرائی پر کیرا بھی کر سکتے ہیں۔کیرا کرنے کے بعد بیج کو مٹی سے ڈھانپ دیں۔بوائی کے وقت زمین وتر میں ہونی چاہیے بصورت دیگر بوائی کے فوراً بعد پانی لگائیں۔اگیتی فصل کے لیے شرح بیج 9 سے 12 کلوگرام فی ایکڑ ہونی چاہیے جبکہ پچھیتی کاشت کے لیے 8 سے 10 کلوگرام فی ایکڑ بیج درکار ہوتا ہے۔کیرا کرنے کی صورت میں بیج دو گنا سے تین گنا زیادہ استعمال کریں۔بیج کو 24 گھنٹے کے لیے پانی میں بھگونے سے اس کے اگاؤ میں اضافہ ہوتا ہے اور اگاؤ بھی یکساں ہوتا ہے۔بوائی سے پہلے بیج کو پھپھوندی کش

(Fungicide) ادویات مثلاً ڈائی تھین ایم، ٹاپسن ایم، ریڈومل گولڈ یا ڈیروسال وغیرہ 2 گرام فی کلوگرام لگائیں۔

بھنڈی کی اقسام

بھنڈی کی درج ذیل اقسام مارکیٹ میں دستیاب ہیں: سبز پری، ترناب۔13، میر پور خاص1اور میر پور خاص11، انمول، پوسا گرین (Pusa Green)، پوسا سوانی (Pusa Swani)اور پوسا کرانتی(Pusa Kranti)۔دوغلی اقسام بھی مارکیٹ میں فروخت ہو رہی ہیں۔تاہم دوغلی اقسام کو بیج کی فصل کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا۔

موسمی ضروریات اور وقت کاشت

بھنڈی موسم گرما کی فصل ہے اور اسے گرم مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔بھنڈی کا بیج 20 ڈگری سینٹی گریڈ سے کم درجہ حرارت پر نہیں اُگتا۔بیج کے اگاؤ کے لیے موزوں درجہ حرارت 26 تا 30 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔اگیتی فصل کی بوائی وسط فروری سے مارچ کے آخر تک مکمل ہو جاتی ہے جبکہ پچھیتی فصل جون جولائی میں کاشت کی جاتی ہے۔تاہم پنجاب میں اچھی پیداوار کے لیے اوائل مارچ موزوں ہے۔پھول آنے کے وقت اگر درجہ حرارت 35 ڈگری سینٹی گریڈ ہو تو بیج بننے کا عمل تیز ہو جاتا ہے اور بیج بھی اچھی کوالٹی کا حاصل ہوتا ہے۔اگر پھول آنے کے وقت درجہ حرارت میں اتار چڑھاؤ ہو اور درجہ حرارت 20 ڈگری سینٹی گریڈ سے کم ہو یا 42 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر جائے تو عمل زِیرگی متاثر ہوتا ہے اور پھول گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔نتیجتاً بیج کی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔مزید برآں، دن اور رات کے درجہ حرارت میں زیادہ فرق نہ ہو تو اعلیٰ معیار کا بیج حاصل ہوتا ہے۔پھول آنے کے وقت معاون حشرات (شہد کی مکھیاں، سِر فِڈ مکھیاں) کی تعداد زیادہ ہونی چاہیے تا کہ عمل زِیرگی (پولینیشن) ممکن ہو سکے اور بیج کی پیداوار زیادہ ہو۔کاشت کے علاقے میں پھول آنے اور بیج کی پختگی کے وقت بارش نہیں ہونی چاہیے۔اگر بیج پک کر تیاری کے مراحل میں ہوں اور بارش زیادہ ہو جائے تو بیج کا معیار متاثر ہوتا ہے۔

کھادیں

زمین کی تیاری کے وقت 20 ٹن (تقریباً 4 تا 5 ٹرالی) فی ایکڑ کے حساب سے گلی سڑی گوبر کی کھاد زمین میں ملا دیں۔اس کے علاوہ بوائی سے پہلے ایک بوری سلفیٹ آف پوٹاش (ایس او پی)، ایک سے دو بوری سنگل سپر فاسفیٹ اور آدھی سے ایک بوری یوریا فی ایکڑ ڈالیں۔اگر زمین کمزور ہو تو ایک بوری یوریا، ڈیڑھ تا 2 بوری ڈی اے پی اور ایک بوری ایس او پی ڈالیں۔کاشت کے ایک ماہ بعد جب پھول نکلنا شروع ہوں تو ایک بوری یوریا فی ایکڑ ڈالیں اور آدھی بوری 2 تا 3 پھلیوں کے بننے کے بعد ڈالیں۔

آبپاشی

پانی میں نمکیات کی زیادتی (EC 4.2ds/m) پیداوار میں کمی کا سبب بنتی ہے۔اس لیے اگر ٹیوب ویل کا پانی استعمال کرنا ہو تو اسکا تجزیہ ضرور کروایا جائے۔پہلا پانی بوائی کے فوراً بعد لگا دینا چاہیے۔آبپاشی کے وقت احتیاط کی جائے کہ پانی پٹڑیوں کے اوپر نہ چڑھ پائے اور بیج تک صرف نمی پہنچے۔بعدازاں پودے بڑے ہونے پر ہفتہ وار یا موسمی حالات یا فصل کی ضرورت کے مطابق پانی لگانا چاہیے۔پھلیاں اور بیج بننے کے دوران فصل کو مطلوبہ وقفے سے پانی لگانا چاہیے تا کہ زمین میں نمی کو برقرار رکھا جا سکے۔اگر پھول آنے کے موقع پر پانی کی کمی ہو تو عملِ زِیرگی متاثر ہوتا ہے۔پھلیاں اور بیج بننے کے دوران پانی کی کمی سے بیج کمزور رہتا ہے اور اسکا اگاؤ بھی کم ہو جاتا ہے۔بیج کی برداشت سے 15 تا 25 دن پہلے پانی روک دیا جاتا ہے تا کہ بیج کی نمی میں کمی آجائے اور فصل پک کر تیار ہو جائے۔

چھدرائی اور جڑی بوٹیوں کا تدارک

اگاؤ کے ایک یا دو ہفتوں کے بعد پودوں کا درمیانی فاصلہ 10 تا 12 انچ رکھ کر اضافی پودوں کو نکال دیں۔ چوکا کے ذریعے لگائی گئی فصل میں ایک سوراخ میں ایک پودا باقی رکھا جائے اور اضافی پودے نکال دیئے جائیں۔ اس طرح پودوں کے درمیان مناسب فاصلہ بھی برقرار رہے گا۔ فصل کی نشونما کے ابتدائی دور میں جڑی بوٹیاں مثلاً اِٹ سِٹ اور ڈیلا کی بڑھوتری زیادہ ہوتی ہے۔ اِٹ سِٹ خطرناک قسم کی جڑی بوٹی ہے۔ کھیت میں اِٹ سِٹ اور ڈیلا کی موجودگی سے بھنڈی کی فصل کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ یہ پانی اور دیگر غذائی اجزاء استعمال کرنے میں فصل کا مقابلہ کرتی ہیں جس کی وجہ سے پیداوار کم ہوجاتی ہے۔ جڑی بوٹیوں کی موجودگی میں کیڑے مکوڑے اور بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم کا حملہ بھی بکثرت ہوتا ہے۔ بوائی کے 15 سے 20 دن کے بعد چھدرائی کے ساتھ ہی پہلی گوڈی کی جاسکتی ہے۔ فصل کو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھنے کے لیے 3 سے 4 دفعہ گوڈی کریں۔ چوڑے پتے والی جڑی بوٹیوں مثلاً اِٹ سِٹ کو تلف کرنے لیے دوائی اسٹامپ (Stamp) اور راؤنڈ اپ (Roundup) 2 لیٹر فی ایکڑ کے حساب سے فصل اگنے سے پہلے کھیت کی وتر حالت میں سپرے کریں۔ دیگر باریک پتے والی جڑی بوٹیوں (ڈیلا) کے لیے راؤنڈ اپ (Roundup) یا پیراکواٹ (Paraquat) 490 گرام فی لیٹر کے حساب سے اِکا دکا پودے نکلنے پر سپرے کریں۔

بھنڈی کی بیماریاں اور ان کا سدباب

بیماریاں	وجوہات	علامات	سدباب
جڑ کا اکھیڑا (Root Rot)	یہ پھپھوندی سے پھیلنے والی بیماری ہے۔ بیماری مئی میں نمودار ہوتی ہے اور سخت حملہ جون اور جولائی میں ہوتا ہے۔	یہ بیماری زمین کے اندر سے ہی جڑ پر حملہ آور ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے جڑ زمین سے پانی اور غذائی اجزاء حاصل نہیں کرسکتی اور پودے ابتدائی عمر میں ہی مرنا شروع ہوجاتے ہیں کیونکہ جڑیں گلنے سڑنے لگتی ہیں۔	بوائی سے پہلے پھپھوندی کش ادویات تھائی رام (Thiram)، ریڈومل (Ridomil)، کیپٹن (Captain)، 2 گرام فی کلوگرام بیج کے لحاظ سے استعمال کرنی چاہیے۔ نائٹروجن اور فاسفورس کھادیں استعمال کریں۔
جڑوں پر گانٹھیں بنانے والے نطیے (RootKnot Nematodes)	یہ بیماری نیماٹوڈ کی قسم (Meloidogyne incognita) سے پھیلتی ہے۔	یہ بیماری پودوں کی جڑوں پر حملہ کرتی ہے۔ گانٹھ نطیوں کے حملے کی صورت میں جڑوں پر گانٹھیں بن جاتی ہیں۔ متاثرہ پودے پیلے اور چھوٹے دکھائی دیتے ہیں۔	متاثرہ زمین میں بوائی سے پہلے 200 لیٹر فی ایکڑ بیکٹیریا کش ادویات کا استعمال کریں۔ Streptomycin بحساب 50 ملی گرام فی لیٹر پانی کو بیج پر لگانے سے اور زمین میں ڈالنے سے اس بیماری کی روک تھام ہوسکتی ہے۔
وائرسی موزیک (Yellow Mosaic Virus)	یہ وائرسی بیماری ہے اور یہ رس چوسنے والے کیڑوں مثلاً چست تیلا اور سفید مکھی سے ایک پودے سے دوسرے پودے تک پھیلتی ہے۔ اگر وائرس کی زیادہ اقسام حملہ آور ہو جائیں تو تنا اور پتے چھوٹے رہ جاتے ہیں۔	یہ بھنڈی کی فصل کی سب سے خطرناک بیماری ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے پتوں پر بہت سے زرد رنگ کے دھبے پڑ جاتے ہیں اور رگیں سبز رہتی ہیں اور باقی حصہ زرد ہوجاتا ہے۔ فصل کی پیداوار بری طرح متاثر ہوتی ہے۔	چست تیلا اور سفید مکھی کو کنٹرول کرنے کے لیے امیڈا کلوپرڈ، مووینٹو اور پیرون 2.5 گرام فی لیٹر استعمال کریں۔
سفوفی پھپھوندی (Powdery mildew)	Oidium asteris-punicei نامی پھپھوندی سے پھیلتی ہے۔ جب ہوا میں نمی کا تناسب 2.6 فیصد اور درجہ حرارت 29 ڈگری سینٹی گریڈ کے قریب ہو تو اس بیماری کے پھیلنے کے امکانات بہت زیادہ ہوجاتے ہیں۔	یہ بیماری پتوں پر شروع میں سفید دھبوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے جو تیزی سے بڑھتے ہیں اور بعد میں پتوں کی تمام سطح سفید پوڈر سے ڈھکی ہوئی نظر آتی ہے۔ جب حملہ شدید ہو تو تنا اور پھل بھی متاثر ہوسکتا ہے۔	پھپھوندی کے تدارک کے لیے پھپھوندی کش زہر ریڈومل (Ridomil) بحساب 1 گرام فی لیٹر پانی استعمال کریں۔ ڈائی تھین ایم۔45 کا سپرے بھی کریں۔

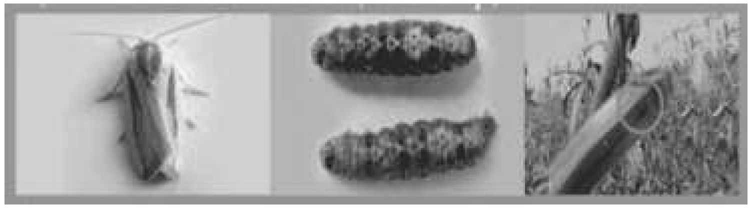

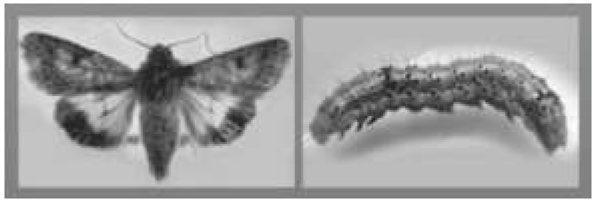

بھنڈی کے کیڑے اوران کا سدباب

بھنڈی کے کیڑے	علامات	سدباب
سفید مکھی (WhiteFly)	مکھی کے لاروے اور بالغ پتوں کے نچلے حصوں سے رس چوستے ہیں۔متاثرہ پتوں پر ہلکے پیلے رنگ کے دھبے بنتے ہیں اور اگر حملہ زیادہ ہوجائے تو پتے زردی مائل ہوکر گرنا شروع ہوجاتے ہیں۔یہ مکھی وائرس سے متاثرہ پودوں سے صحت مند پودوں تک وائرس کی منتقلی بھی کرتی ہے۔مکھی کا حملہ فصل کے ابتدائی مراحل میں ہوجاتا ہے جب پودے پر ابھی 4 سے 6 پتے ہوتے ہیں۔	کیڑے مارادویات مثلاً امیڈا کلوپرڈیا کونفیڈور کا استعمال کیا جائے تو سفید مکھی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔
چست تیلا (Jassid)	چست تیلا جون جولائی میں حملہ آور ہوتا ہے۔کیڑا فصل کو چوس کر نقصان پہنچاتا ہے اور کچھ وائرس کی منتقلی بھی کرتا ہے۔متاثرہ پتے زردی مائل ہوجاتے ہیں اور اوپر کو مڑ جاتے ہیں نیز انکی نشونما رک جاتی ہے۔	امیڈا کلوپرڈیا اسیٹامپرڈ 2.5 گرام فی لیٹر استعمال کریں۔
چتکبری سنڈی (Spotted boll worm)	چتکبری سنڈی فصل پر پھول اور پھل بننے کے وقت حملہ کرتی ہے جس کے نتیجے میں یا تو پھول گر جاتا ہے یا پھل گرنے لگتا ہے۔یہ سنڈی پتے بھی کھاتی ہے۔	ایمامیکٹن یالارسبن کا سپرے چتکبری سنڈی کے خلاف موثر ثابت ہوسکتا ہے۔

خالص بیج کی پیداوار

بیج کی پیداوار میں اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ جہاں بھنڈی کی ایک قسم کاشت کی جائے وہاں قریب وجوار میں 1000 میٹر تک دوسری قسم بیج یا سبزی کی پیداوار کے لیے نہ لگائی جائے کیونکہ حشرات کے ذریعہ سے بھنڈی کی ایک قسم کے زردانے دوسری قسم کے پھولوں پر منتقل ہو سکتے ہیں اور خالص بیج تیار نہیں ہوتا۔خالص بیج کی پیداوار کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ غیر متعلقہ اور بیماری سے متاثرہ پودوں کو فصل سے نکال دینا چاہیے۔اس عمل کو روگنگ (Roguing) کہتے ہیں۔غیر متعلقہ پودوں کی شناخت مختلف مراحل پر مندرجہ ذیل طریقے سے کی جاسکتی ہے۔چھوٹے پودوں کے پتوں کے رنگ اور ساخت سے، پھول کی پتیوں کے رنگ سے، پھلیوں کی لمبائی سے، رنگ اور اس کے پہلوؤں سے، پتوں اور پھلیوں پر موجود بالوں/روئے کی لمبائی سے اور بیج کے رنگ سے۔

بیج کی برداشت

بھنڈی کی پھلیاں ایک ہی وقت میں پک کر تیار نہیں ہوتی ہیں بلکہ پودے پر پھلیاں نیچے سے اوپر کی جانب بتدریج لگتی ہیں۔پھلیاں پکنے پر گہری بھوری یا گہری سبز رنگت اختیار کرلیتی ہیں اور پہلوؤں سے پھٹنا شروع ہو جاتی ہیں۔برداشت میں جلدی اور تاخیر سے بچیں کیونکہ جلد برداشت کرنے سے بیج صحیح طور پر پک نہیں پاتا اور برداشت میں تاخیر سے پھلیاں پکنے پر پھٹ جاتی ہیں اور بیج ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔اس موقع پر اگر بارش ہوجائے تو بیج کا معیار متاثر ہوتا ہے۔جب پھلیاں مکمل طور پر خشک ہوجائیں تو انہیں برداشت کرلینا چاہیے۔پھلیوں کی چنائی موسمی حالات سے متاثر ہوسکتی ہے۔اگر پکنے کے مرحلہ پر بارش کا امکان نہ ہو تو پھلیوں کو ایک ہی وقت میں برداشت کیا جاسکتا ہے اور اگر بارش کا امکان ہو تو چنائی دو یا تین دفعہ بھی کی جاسکتی ہے۔پھلیوں کے ڈھیر لگا کر انہیں کچھ دنوں کے لیے رکھا جاتا ہے تاکہ یہ خشک ہوجائیں۔خشک کرنے کا مقصد اضافی نمی کو ختم کرنا ہوتا ہے۔پھر بیج نکالنے کے لیے ان کو چھڑی سے پیٹا جاتا ہے۔سبزی یا سورج مکھی کا تھریشر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔تھریشر کی رفتار 700 آر پی ایم ہونی چاہیے۔بیج نکالنے کے بعد اسے مزید خشک کیا جاتا ہے تاکہ اس میں 8 سے 9 فیصد نمی رہ جائے۔بیج کو چھاننے سے صاف کرنے کے بعد پنکھے کی مدد سے مزید تنکے اور دوسرے مواد سے الگ کیا جاتا ہے۔بیج کو پٹ سن کی بوریوں میں ذخیرہ کیا جاتا ہے۔مقامی طور پر بھنڈی کی قسم سبز پری کا بیج تیار کیا جارہا ہے جس کی اوسط پیداوار 240 تا 280 کلوگرام فی ایکڑ ہے۔

بیج کے اگاؤ کا تجزیہ

بیج کی برداشت اور صفائی کے بعد ذخیرہ (سٹور بیج) سے پہلے ضروری ہے کہ اگاؤ کا تجزیہ کر لیا جائے۔ تجزیے کے لیے 100 تا 400 بیج (صحیح تعداد معلوم ہونی چاہیے) گن کر گیلی بوری میں ترتیب سے یکساں فاصلے پر رکھ دیے جائیں اور پھر بیج کو بوری کے دوسرے حصے سے ڈھانپ دیا جائے۔ بوری میں نمی برقرار رکھنے کے لیے گاہے بگاہے پانی چھڑکاتے رہیں۔ 5 سے 7 دن بعد بوری کو کھول کر دیکھیں کہ بیج اگے یا نہیں۔ اگے ہوئے بیجوں کی تعداد گن کر فیصد اگاؤ معلوم کریں۔

فیصد اگاؤ = اگے ہوئے بیجوں کی تعداد / بیجوں کی کل تعداد x 100

اچھے معیار کے بیج کا اگاؤ 90 فیصد یا اس سے زیادہ ہوتا ہے۔

بیج کی ذخیرہ اندوزی (سٹور بیج)

بھنڈی کے بیج کو عام طور پر 3 سال تک ذخیرہ (سٹور) کیا جا سکتا ہے۔ ذخیرہ کرتے وقت بیج میں نمی 6 تا 7 فیصد ہونی چاہیے۔ اگر بیج کی برداشت برسات کے دنوں میں کی جائے تو بیج میں نمی زیادہ ہوتی ہے لہذا ایسے بیج کو خشک کر لینا چاہیے۔ بیج کو پٹ سن کی بوریوں میں بھر کر سائے میں ہوادار جگہ پر سٹور کریں جہاں ہوا میں رطوبت (نمی) زیادہ نہ ہو۔ بہتر ہے کہ سٹور کا درجہ حرارت 30 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ نہ ہو۔ بیج کو پلاسٹک کی بوریوں یا پولی تھین کے لفافوں میں سٹور نہ کریں ورنہ بیج کی کوالٹی خراب ہو جائے گی اور اگاؤ بہت کم ہوگا۔ بوریوں کو زمین پر رکھنے کی بجائے لکڑی کے چوکھٹے پر رکھیں۔ تا کہ زمین سے نمی بیج تک نہ پہنچ سکے۔ ذخیرہ کیے گیے بیج کا بوائی سے پہلے تجزیہ کر لیا جائے۔ اس سے شرح بیج کا تعین آسان ہو جاتا ہے۔

بھنڈی کے بیج کی فصل کا تخمینہ، لاگت اور منافع (فی ایکڑ)

زمین کی تیاری	20000 روپے
بیج	4500 روپے
مزدوری	10000 روپے
کھاد	7000 تا 10000 روپے
جڑی بوٹی اور کیڑے مار ادویات	4000 روپے
پانی	20000 روپے
باردانہ (بوریاں)	2000 روپے
کل خرچ	67500 تا 70500 روپے
بیج کی پیداوار	240-280 کلوگرام
حاصل شدہ بیج کی قیمت فروخت (بحساب 450 روپے فی کلوگرام)	108000 تا 126000 روپے
حاصل شدہ بیج کی فروخت سے منافع	40500 تا 55500 روپے